تنخواہ دار مولوی جنکی
داڑھیاں گز گز بھر لمبی اور
جن کے اعمال نامے
روز حشر کی طرح سیاہ ہیں
شرم سے چلّو بھر پانی
میں ڈوب مریں کہ اپنے
لیے وہ علمائے کرام سے
بڑے بڑے القابوں کے
اختیار کرتے ہوئے اس قدر
اشد شدید جاہل ہیں
ہیں کہ آٹھ کروڑ امت
کی مسجدیں انہوں نے پچھلے
سو سال سے غلط بنوائیں

○

چودھویں صدی کے
ملا امت کے اندر اپنے
سب برے اعمال کو رواں
کرنے میں چودھویں
رات کے چاند کیطرح اوجِ
کمال پر ہیں ۔

○

ماخوذ از ملاکی مذہب
سے بے خبری

۲۷ ستمبر ۱۹۳۷ء کو محترم ملک محمد الدین ایڈیٹر رسالہ "صوفی" پنڈی بہاؤ الدین پنجاب سے حسب ذیل خط علامہ مشرقی کو موصول ہوا۔ خط کے اندر ایک جوابی لفافہ تھا۔ علامہ موصوف نے حاشیہ پر لکھ دیا کہ جواب لکھ دو میں تائید کرتا ہوں۔ مفصل جواب "الاصلاح" میں دوں گا چنانچہ محترم ملک کو جواب لکھ دیا گیا خط حسب ذیل ہے۔ آج محترم علامہ نے مفصل جواب دیا ہے۔ دونوں کو شائع کیا جاتا ہے۔

۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء — مدیر "الاصلاح"

محترم ملک کا خط

صوفی منزل۔ پنڈی بہاؤ الدین پنجاب

۲۶ ستمبر ۱۹۳۷ء

مخدوم و محترم - السّلام علیکم - میں کچھ عرصہ سے آپ کی تحریک کو دل چسپی سے دیکھ رہا تھا - اب میں اس میں شامل ہوگیا ہوں - آج ایک خاص ضرورت سے یہ عریضہ لکھا جارہا ہے - پنجاب میں مساجد کی تعمیر کے وقت قبلہ ٹھیک مغرب کی جانب قائم کرکے سمتِ کعبہ درست کی جاتی ہے - میرا خیال ہے کہ جب مسلمان مبلغ اور حملہ آور سب سے پہلے سورت کے قریب بندرگاہ پر اترے اور بُت کدۂ ہند میں سب سے اوّل مسجد تعمیر ہوئی تو وہاں سے مکّہ معظّمہ بہ سمتِ مغرب بالکل ٹھیک ہے، وہاں ضرور سمتِ کعبہ مغرب کی طرف درست ہے لیکن شمالی ہندوستان میں مسجدوں کا رُخ ٹھیک مغرب کی طرف رکھا جاتا ہے اور نقشہ دیکھنے سے یہ سمتِ کعبہ درست نہیں اور نماز میں رُخ، کعبہ کی طرف ہونے کی بجائے مغرب کی طرف ہوجاتا ہے - اس کے متعلق کیا ہونا چاہیئے ؟ یہ خیال درست ہے یا غلط ؟ آئندہ مساجد کی تعمیر کے متعلق کیا ہونا چاہیئے اور اگر پہلی تعمیر شدہ مساجد میں باوجود اس علم کے کہ وہ سمتِ کعبہ کی رُخ پر نہیں نماز پڑھی جائے تو وہ ہوسکتی ہے۔ نیاز مند محمد الدین

علامہ مشرقی کا جواب

مکرّم و محترم ملک صاحب! السّلام علیکم و رحمۃ اللہ - آپ کا ۲۵ ستمبر کا خط میرے حسیات پر بجلی کی طرح گرا اور اس نے میرے پچیس برس پہلے کے طالب علمی کے تخیّل کو قطعاً بیدار کردیا - اس زمانے میں مَیں قرآنِ عظیم کی عظیم الشان حکمت کو یورپ کے حیرت انگیز تمدّن سے جوڑ کر ابھی سمجھنے لگا ہی تھا اور مسلمان کی ہر درماندگی اور بدحالی کو طفلانہ اضطراب سے ہاتھ پھیر کر دُور کرنا چاہتا تھا - مجھے اُس زمانے میں منجملہ اور امور کے کھٹکتا تھا کہ موجودہ مسلمان کی عرب کے اونٹ کی طرح کوئی کل سیدھی نہیں رہی، عورتوں کی طرح سینے پر ہاتھ مار کر پیٹا کرتا تھا

کہ ہیں! اُس خدا کو ماننے والی قوم کو جس کے بتائے ہوئے سورج میں دس لاکھ برس سے ایک انچ، ایک پل، ایک رتی، ایک ماشہ، ایک ذرہ کا فرق نہیں آیا۔ کیا موت آگئی کہ اس کا تمام چرخہ آج ڈھیلا پڑا ہے، اس کی کوئی چول کسی باقی نہیں رہی، سب ورزیں واشگاف ہیں۔ اِدھر ہندوستان اور دوسرے اسلامی ملکوں میں مسلمان کے مٹے ہوئے نشانوں کو غصّہ اور رنج سے دیکھتا تھا کہ یا الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے؟ یہ آج کل کے فرقہ نما قلندر اور بوزنہ وشش قل آعوذ سے کیا فی الحقیقت نیرے اُنہی "پرستاروں" کی اولاد ہیں۔ جنہوں نے اُندلس میں قصر الحمرا اور ہندوستان میں روضۂ ممتاز محل کی بنیادیں رکھی تھیں!

ہندوستان کا چیتھڑوں اور ہچکولوں میں پلا ہوا مسلمان آج مغرب کی زندہ اقوام کی ہر خوبی، ہر صحت اور ہر چُستی کے سامنے مات ہو جاتا ہے اور اگر آنکھیں اندھی نہ ہوں تو آج اِن اقوام کی آسمان پر بے خطر اُڑنت، اُن کا زمین پر ہیبت انگیز تمکّن اور سمندر پر جابرانہ تسلّط مسلمان کو خُدا اور خُدا کا قانون یاد دلانے کے لیے کافی ہیں لیکن اِسی مسلمان کے باپ دادا کا اِس روئے زمین پر ایک ہزار برس تک قرآن کو ہاتھ میں لے کر اپنی کبریائی کا ڈنکہ بجانا اور یورپ کا اُس کے زور کے سامنے قرنوں اور صدیوں تک مات رہنا میرے نزدیک طالب علمی کے زمانے سے ہی اس امر کی قطعی دلیل رہا ہے کہ دُنیا کی تمام موجودہ ترقی قرآن اور صرف قرآن کو سمجھ کر ہوئی ہے، یورپ اگر اِس وقت قرآن کو سمجھے ہوئے مسلمان کا شاگرد نہ بنتا تو آج اس قدر سر بلند ہرگز نہ ہوتا۔

مسلمان کا معاشری انحطاط

لیکن ہاں! قرآن سے ہٹے ہوئے مسلمان کا آج حال کیا ہے؟ اس کی ورثہ میں آئی ہوئی کوئی خوبی آج خوبی نہیں رہی۔ آج مسلمان کے ہر قمری مہینے کا حساب غلط ہے، عید اور رمضان کا حساب غلط ہے۔ نماز کے اوقات جس کے متعلق

کتابا مو قو تا لکھا تھا۔ غلط ہیں۔ لباس کی پاکیزگی کا معیار غلط ہے۔ اس کی بنائی ہوئی عمارتیں بدصورت اور بے ڈھنگی ہیں، اس کی سب کتابیں حتیٰ کہ قرآن غلط چھپتے ہیں اس کے روزمرہ کے اوقات کی تقسیم غلط ہے۔ اس کے اُٹھنے، بیٹھنے، کھانے، پینے، سونے اور کام کرنے کے اطوار غلط ہیں۔ اس کے گھر کی صفائی کا تخیل غلط ہے، اس کی انشاء غلط ہے، اس کی املا غلط ہے، اس کی زبان غلط ہے اس کے بدن کی حرکتیں غلط ہیں، آداب اور استعمال غلط ہیں، اس کا ادبی اور علمی مذاق غلط ہے، اس کے معاملات غلط ہیں، معمولات غلط ہیں، عبادات غلط ہیں، کردار و افعال غلط ہیں۔ مسلمان کی شکل و شباہت اور معاشری وضع قطع کو دیکھ کر آج مسلمان پہچانا نہیں جاتا کہ یہ قرآن کا پیدا کیا ہو[illegible]ن ہے پھر اگر آج مسلمان کے قبلے کا حساب غلط ہو تو کیا تعجب ہے۔

قرآن کو چھوڑ کر حدیث کی گرم بازاری

اِدھر مسلمان کے تمدن کی کل اس طرح بگڑی ہے اور اُدھر مولوی اور ملّا کے بنائے ہوئے دین کی اپنے زعم میں "صحت" اس قدر پیچیدہ اور وضاحت اس قدر مکمل ہے کہ الاماں۔ عورتوں کے حیض نفاس کے مسئلے اس باریک بینی اور لطف سے سرعام دُھرائے جاتے ہیں کہ پورا میڈیکل کالج کا لکچر معلوم ہوتا ہے۔ استنجا کے ایسے مکمل طریقے، ڈھیلوں کو آر پار کرنے کے لطیف ڈھنگ، پیشاب کے آخری قطروں کو نچوڑنے کے کرتب، غسل کے لامتناہی آداب، برتن اور کنوئیں پاک کرنے کے بیشمار اسالیب، مرد و زن کی شہوتوں کے تناسب کا "صحیح" حساب، نطفہ، منی کی قسمیں عورتوں کے آپس میں زنا کرنے کے حیاسوز طریقوں کی پوری توضیحیں اور پھر نرمی سے اُن کی ممانعت، نہیں بیوی کو شریعت کی طرف سے ہدایت کہ اگر خاوند کو شہوتِ نفسانی اونٹ کی پیٹھ پر نمایاں ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ پورا کرے الغرض مسلمانوں کا یہ چھتیس ہزار شہروں کو بارہ برس میں سر کرنے والا دین ملائے

محترم کی مہربانی سے آج ایک خاصہ بھلا کوک شاستر معلوم ہوتا ہے۔ ان تمام مسئلوں سے جو مسجد کے مُلائی دین کی جان ہیں ایک اجنبی شخص کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کی آج کل کی تہذیب کوئی بہت بڑی صحیح، بہت بڑی علمی اور عظیم الشان تہذیب ہوگی جس میں اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی عظیم الشان دفتر لکھے رکھے ہیں۔ قرآن کریم کے دستور العمل سے مسلمانوں کا سروکار اکثر معلوم نہیں ہوتا۔ معصوم اور انجان نوجوانوں کو مُلّا یہ حیا سوز مسئلے شوق سے پڑھا پڑھا کر ادھر اپنے پلید نفس کو موٹا کر رہا ہے اور اُدھر یہ حالت ہے کہ قوم کی معاشری زندگی کا ایک ایک شعبہ حرفِ غلط کی طرح مٹائے جانے کے قابل ہے۔

فقہی باریکیوں پر غلط عمل کا انجام

دُور کیوں جاؤ۔ کسی اوسط شرعی مسلمان کو کسی اوسط ہندو جاپانی یا انگریز کافر کے سامنے کھڑا کر دو۔ مسلمان آج دُور سے اپنی ہر بات میں پریشان حالی کے باعث فوراً پہچانا جائے گا۔ اس کی ٹوپی میلی اور کپڑے چیکٹ ہوں گے، اُس کی کلام بے تکی اور پریشان ہوگی، اس کے گھر میں اللہ ہی اللہ ہوگا۔ اس کی بدنی صفائی قابلِ نفرت ہوگی۔ یوم اَبیَضَّتْ وجوہٌ و اسودَّتْ وُجوہٌ کا سماں صاف بندھا ہوگا، اس کی کہی ہوئی بات جھوٹ اور مبالغہ آمیز ہوگی، اس کی ساکھ کچھ نہ ہوگی، وہ اپنے شرعی غسل کے باوجود ناپاک ہوگا، اس کی داڑھی سے پانچوں وقت وضو کے باوجود بُو آتی ہوگی۔ اُس کے دانت روزانہ مسواک کے ہوتے ہوئے متعفّن ہوں گے، اُس کے گھر کے اندر کوڑے کے ڈھیر ہوں گے۔ اُس کے کھانے پر مکھیاں بیٹھی ہوں گی، اس کے بچّے گندی گالیاں نکالتے ہوں گے، اُن کے منہ میں غلیظ اور خلافِ تہذیب باتیں ہوں گی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اِن تمام باتوں کے باوجود مسلمان کے معاشری تخیّل کی ہوا اِس قدر بگڑ چکی ہے کہ وہ اِن فقہی مسائل کی ایک سطحی اور کورانہ تقلید

کے باعث اپنے آپ کو بے گمان پاکیزہ اور جنّت کے گدّوں پر بیٹھنے کا حقدار سمجھتا ہے اور ہندو اور انگریز کو بے شک جہنم کا ایندھن!

مُلّا کی بے حیائی اور گندہ ذہنی

کیا یہ تمام منظر اس امر کی دلیل نہیں کہ دین اسلام کے یہ عمدہ اور مفید فقہی مسئلے بھی قرآن اور حدیث کی عظیم الشان تعلیم کی طرح بے اثر ہو چکے ہیں - آج صفائی کے مسئلوں سے صفائی پیدا نہیں ہوتی، حیا کے مسئلوں سے حیا اور پاک دامنی کے مسئلوں سے پاک دامنی پیدا نہیں ہوتی، مدرسہ دیو بند کے ایک بداطوار رسالہ میں مَیں نے ابھی کچھ مدّت ہوئی ایک بڑے مولوی کے دستخط سے ایک لمبا چوڑا مقالہ عین سرورق پر لکھا دیکھا جس کا موضوع "شرعی طور پر" معاذاللہ یہ ثابت کرنا تھا کہ سرور کائنات علیہ التحیۃ والسّلام کی قوّتِ مردمی نو ہزار انسانوں کی قوتِ باہ کے برابر تھی! اُس پاک اور بے عیب رسُول کے متعلق اس دریدہ دہنی سے اِس نابکار اور روسیاہ مُلّا نے اپنے ناپاک نفس کا چراغاں رچایا تھا کہ میں شرم سے پسینہ پسینہ ہو گیا! مجھے اختیار ہوتا تو عین دیوبند کی گدّی پر اس ناپاک مُلّا کو اس کے طالبوں کے سامنے تلوار سے قتل کر دیتا اور اسی مدرسے کے صحن میں اس کا سر مہینوں لٹکائے رکھتا تاکہ عبرت حاصل ہو۔

مسلمان کا علمی زوال

یہ سب مسلمان کو اُس کی اِس زمانے کی بدحالی دکھانے کی تمہید تھی۔ کیا ایسی خستہ اور پریشانی حالت میں آپ یہ اُمید کر سکتے ہیں کہ مسجدوں کے قبلے درست رہے ہوں گے۔ کیا ایسی غیر علمی اور غیر سائنٹیفک، بے حسابی اور لاابالی بے خبر اور آرام پسند، بے تکی اور ٹیلیفون اور گھڑی کو شیطانی آلے سمجھنے والی اُمّت کے بے قیمت ملاؤں سے آپ یہ اُمید کرتے ہیں کہ وہ لاہور سے کم از کم دو

ہزار میل دور مکہ معظمہ کے اندر ایک چھوٹی سی عمارت کا رُخ سائنس کے بڑے بڑے آلات کو لگا کر معلوم کرتے ہوں گے، آج مسلمان اور مسلمان کے ہادیٔ دین مُلّا کی بلا جانے کہ "مکہ" کا رُخ دریافت کرنا کسے کہتے ہیں، اس بے چارے کو اتنا معلوم نہیں رہا کہ جغرافیہ کس بیل کا نام ہے، علمِ نجوم کسے کہتے ہیں، دُوربین کیا ہوتی ہے، خطِ سرطان کس مرض کو کہتے ہیں وہ صرف اپنی رات کی باسی روٹیاں گن کر بیچنا جانتا ہے اور اس میں بھی اگر روٹیاں زیادہ ہوں اور آٹنے پُورے نہ بنیں گھنٹوں تک غلطی کرتا رہتا ہے۔ آج کے مسلمان کو کیا پتہ کہ مغرب اور شمال کی دو طرفوں کے درمیان خود مسلمان ہی نے ۹۰ درجے قائم کئے تھے، ہر درجے کو ساٹھ دقیقہ منٹ اور دقیقہ کو ساٹھ ثانیوں (سیکنڈ) میں تقسیم کیا گیا، گویا مغرب اور شمال کی دو سمتوں میں تین لاکھ چوبیس ہزار مختلف طرفیں مسلمان نے خود اِسی قرآن کی تعلیم کو صحیح سمجھ کر قائم کی تھیں تاکہ وہ اس ناپیدا کنار کائنات کی صحیح پیمائش اور علمی مساحت کر سکے۔ مسلمان کو کیا خبر کہ اسی مغرب اور شمال کی سمتوں کے درمیان صرف ایک درجہ (یعنی $\frac{1}{90}$ حصہ یا نوّے واں حصہ) پھر جانے سے دو ہزار تین سو میل کی دُوری پر پورے چالیس میل کا فرق پڑ جاتا ہے گویا اگر ایک نمازی اپنی مسجد میں صرف $\frac{1}{90}$ حصہ صحیح قبلہ سے اِدھر اُدھر ہو جائے، تو اس کا رُخ مکہ سے پورے چالیس میل دُور ہو گیا! اکبر خوب کہہ گیا تھا ؎

تصویریں پاس ہیں ہم! پوچھو نہ حالِ دُنیا پہلے خبر تھی سب کی، اب سب سے بے خبر ہیں

مکہ معظمہ سے "سورت" جہاں عرب پہلی صدی میں سب سے پہلے اُترے تھے ٹھیک مشرق کی طرف تھا جیسا کہ نقشہ کے موٹے خط الف (ا) سے ظاہر ہے۔ یہ قرآن حکیم کی تعلیم کا معجزہ تھا کہ عرب جیسی جاہل اور اُجڈ قوم چند برسوں کے اندر اندر دو ہزار میل دُور مقام کی صحیح سمت دریافت کر سکی حالانکہ اس وقت علم جغرافیہ کا نام و نشان موجود نہ تھا اور نہ سطحِ زمین پر طولِ بلد اور عرضِ بلد کے خطوط کو کوئی متنفّس جانتا تھا۔ آج تیرہ سو برس پہلے کی علمی ترقی کے بعد انگریزی

نقشوں پر بھی مکہ معظمہ کا "سورت" کے عین مغرب کی طرف ہونا اہل عرب کے حیرت انگیز طور پر صحت پسند قوم ہونے کی روشن دلیل ہے !

مُلاؤں کے قبلے

آپ کے خط کے بعد میں نے ایک خاص شخص کو لاہور کے ملاؤں اور معماروں کے پاس بھیجا کہ وہ مسجد بناتے وقت قبلہ کا رُخ کیونکر مقرر کرتے ہیں۔ ایک بڑی عمر کے جاہل نے کہا "واہ جی، یہ تو بہت آسان ہے۔ قطب تارے کی طرف ہاتھ پھیلا کر اور کندھے کی طرف دیکھ کر کھڑے ہو گئے تو ناک کی سیدھ میں قبلہ ہے"۔ خیر میں سمجھ گیا کہ مُلّا کی نجوم دانی کس قدر بے خطا ہے اور اِس کا مطلب یہی ہے جو آپ کہتے ہیں کہ شمالی ہندوستان کی مسجدوں کا "قبلہ" مغرب ہی کی طرف ہے۔

ہندوستان کے سب نئے قبلے غلط ہیں !

نقشہ کے موٹے خط (ب) سے معلوم ہو گا کہ لاہور کی مسجدوں کا رُخ صحیح رُخ سے قریباً ۲۵ درجے جنوب کی طرف ہٹا ہے۔ ایک درجہ کا فرق دو ہزار تین سو میل پر میں نے ابھی چالیس میل بتایا ہے تو اس حساب سے پچیس درجوں کا فرق ۲۵ × ۴۰ یعنی ایک ہزار میل ٹھیرا۔ لاہور کے عین مغرب کی طرف جیسا کہ موٹے خط ج سے ظاہر ہے بیت المقدس ہے جو مکہ معظمہ سے قریباً ایک ہزار میل دُوری پر ہے۔ گویا یہ ثابت ہو گیا کہ لاہور کی تمام نئی مسجدیں اگر اِسی حساب سے بنی ہیں۔ جو اوپر ذکر ہوا تو اِس کے نمازی یہودیوں کے قبلہ یعنی ٹھیک بیت المقدس کی طرف اپنا رُخ کر کے نمازیں ادا کر رہے ہیں۔ مکہ معظمہ کی طرف ہرگز نہیں جو اس سے ایک ہزار میل دُور جنوب کی طرف ہے۔ اِسی نقشہ سے صاف ظاہر ہے کہ تمام ہندوستان میں ماسوا سورت، ناگ پور، کٹک وغیرہ کے جو اِسی عرض بلد پر ہیں جس پر کہ مکہ ہے ہندوستان کی تمام نئی مسجدوں کا قبلہ قطعاً غلط ہے، ایک مسجد ایسی نہیں جس

کے نمازیوں نے آج تک ایک نماز قبلہ رو ہو کر پڑھی ہو، لاہور اور امرتسر والوں کا قبلہ بیت المقدس ہے، راولپنڈی والوں کا بغداد اور دمشق، پشاور والوں کا بیروت، دلی والوں کا بوشہر، ملتان کا کوفہ، کراچی والوں کا مدینہ اور مدراس والوں کا عدن، بمبئی والوں کا بندرگاہ سواکن وغیرہ وغیرہ۔

بے قبلہ نمازیں سب اکارت ہیں

کیا اس حیرت انگیز انکشاف کے بعد جس کے محرک آپ ہیں یہ کہنا کچھ بے جا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی پچھلی کئی قرنوں کی نمازیں اور نقصوں کے علاوہ یقیناً اسی لیے قبول نہیں ہوئیں کہ وہ دینِ اسلام کے مقرر شدہ قبلہ کی طرف نہ تھیں۔

خدا اس کم نگاہ اور اندھی اُمّت سے بجا ناراض ہے کیونکہ وہ اپنے قبلہ کو نہیں پہچان سکتی، پوری آٹھ کروڑ اُمّت کا خدا کے قہر و غضب میں آنا یقیناً اسی باعث سے ہے کہ وہ قوم یتیم اور بے علم ہو کر اپنے قبلہ کو فراموش کر چکی ہے، اس کا اندھا پن غضب اور ستم کا اندھا پن ہے، اس کی نمازیں تمام اکارت ہیں، اس کا مرکز بکھر چکا ہے، اُس کا شیرازہ اس رسمی اور بے روح نمازیں بھی منتشر ہے، دہلی اور الہ آباد کے بڑے بڑے پگڑ باندھے ہوئے اور ہندو کانگریس کے ادنیٰ تنخواہ دار مولوی جن کی داڑھیاں گز گز بھر لمبی اور جن کے اعمالنامے روزِ حشر کی طرح سیاہ ہیں۔ شرم سے چلو بھر پانی میں ڈوب مریں کہ اپنے لیے وہ علماء کرام کے بڑے بڑے مقدّس القابوں کے اختیار کرتے ہوئے اس قدر اشد شدید جاہل ہیں کہ آٹھ کروڑ اُمّت کی مسجدیں انہوں نے پچھلے سو سال سے صاف غلط بنوائیں تمام اُمّت کی ارب در ارب نمازیں خدا کے حضور میں اپنی جہالت اور تکبر سے اکارت کرا دیں، اُمّت کے اعمال کو اس دردناک طور پر ضائع کیا کہ اس کی تلافی روزِ حشر تک ممکن نہیں۔ میرا یقین ہے کہ اگر سلطان سنجر یا غازی مصطفےٰ کمال کی تلوار ہندوستان میں ہوتی تو اس عظیم الشان جرم کے بدلے میں ہندوستان کے تمام

ملاؤں کو جو اس کے ذمہ دار ہیں یکسر تہہ تیغ کردیتی اور ان کا قصہ یک دم پاک ہو جانا ہے!

شطر المسجد الحرام کے الفاظ کی حکمت

اگر یہی "فوٹو" اور جو حکم شطر المسجد الحرام کا علم آج کسی مغربی قوم پر نازل ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ یورپ کے ہر حصے میں کروڑوں نہایت باریک بین رصدی آلات اس مطلب کے لیے شہر بہ شہر نصب ہو جاتے کہ خدائے عزّ و جل کے آسمانی حکم کی رُو سے "شطر المسجد الحرام" صحیح طور پر دریافت کریں، وہ قوم ایسے دقیقہ رس اور نازک آلات ایجاد کرتی کہ شمال اور مغرب کے درمیان زمین لاکھ چوبیس ہزار سمتوں میں ایک گز کا فرق بھی نہ آنے پاتا، اِن کے قبلہ کی سمت عین اِس کعبہ کے سیاہ غلاف کے نصف پر آکر پڑتی جو چند فٹ لمبا اور چند فٹ چوڑا ہے، خدا کے فرشتے اس قوم پر تحسین و آفرین کے نعرے لگاتے اور سات آسمانوں سے آوازیں آتیں کہ شاباش! تمہی خلافتِ ارضی کے صحیح مستحق ہو کیونکہ تم نے سطحِ زمین کے کونے کونے کو انچوں تک ناپ ڈالا، تم میں اس پچیس ہزار میل محیط کے کرّے کی نگہداشت کی پوری صلاحیت ہے، اس کرّے کو سب سے پہلے ہمارے ہی مقرر کردہ "خلیفہ ہارون الرشید" نے صحیح ناپا تھا اور اب تم خلیفۃ اللہ فی الارض ہو جاؤ، یہ تمام زمین تمہاری ہے، اِس کو کوئی بدبخت اور بداطوار قوم تم سے چھین نہیں سکتی۔

غلط قبلوں کو درست کرو

میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے سب نمازی مسلمان اگر اپنی نمازوں کو بارگاہِ خداوندی میں پھر قبول کرانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے غلط قبلوں کو اس صحیح نقشے سے درست کریں جو میں نے "الاصلاح" میں دیا ہے (یا اس سے بہتر نقشے سے) درست کریں، غلط قبلوں والی مسجدوں پر آلاتِ رصد کے ذریعے

سے صحیح قبلوں کے نشان از سرِ نو گدائیں۔ حتی الوسع پرانی مسجدوں میں (جن کے قبلے یقیناً درست ہوں گے) اپنی نمازیں علی الخصوص جمعہ کی نمازیں ادا کریں، آئندہ کسی مولوی کے کسی شرعی مسئلے پر اندھادھند اعتبار نہ کریں، قرآن اور حدیث خود دیکھیں اور خود غور کریں اور اسلام کے کسی مولوی کو جو مسلمان کی تباہ کاری کا سب سے بڑا مجرم ہے اپنی دینی رہنمائی سے یکسر خارج کر دیں۔

شاہی مسجد میں تمام لاہوری نماز ادا کریں

لاہور کے مسلمانوں کو میں کہوں گا کہ وہ اپنی تمام نمازیں نئی مسجدوں کو یکسر چھوڑ کر شاہی مسجد، سنہری مسجد اور مسجد وزیر خاں میں ادا کریں۔ محترم ملک محمد الدین کے حق میں تمام مسلمانانِ ہندوستان دعا کریں کہ انہوں نے دینِ اسلام کے ایک اہم ترین مسئلہ کی طرف توجہ دلائی اور ایک عظیم الشان غلطی کو درست کیا۔

محترم ملک! آپ کا خاکسار تحریک میں شامل ہونا اور اس امر کا اس عمر میں اس بے خوفی سے اعلان کرنا اسلام پر احسان اور ہم سب کے لیے باعثِ فخر ہے۔ آپ کے لیے ادارۂ علیہ عنقریب سالاری کا اعلان کرے گا۔ آپ اپنی سپاہیانہ وردی جلد از جلد بنوا کر میدانِ عمل میں کود پڑیں اور اپنے تمام علاقہ کو خاکسار کرنے کی اطلاع ادارہ علیّہ میں دیتے رہیں۔ والسّلام

۴ر اکتوبر ۱۹۳۷ء

مخلص
عنایت اللہ خان المشرقی رح